بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشارات

کشمیر کے متعلق ہمارے دلوں میں جو زخم ہائے خونچکاں ہر روز لگتے ہیں، ان کا بیان تو جاری رہے گا۔ اس وقت صرف دو سازشی منصوبوں کو نمایاں کرنا اور ان کے معانی کو سامنے لانا ہے۔

ایک منصوبہ بھارت کے سامنے یہ ہے کہ جگ موہن کے اعلان کے مطابق جماعتِ اسلامی اور دینی رجحان کی دوسری قوتوں کو اچھی طرح کچل کر (ایک سو سے تین سو آدمی ایک دن میں مارنے کا ریکارڈ ہے اور گرفتاریاں الگ) جداگانہ آزاد کشمیر کے علمبرداروں یعنی لبریشن فرنٹ والوں کو آگے لایا جائے اور ان کے اندر سے رہا سہا فنڈا منٹلزم نکال کر ان کو پٹی پڑھائی جائے کہ وہ اگر آزادیٔ کشمیر بلا الحاق پاکستان کا علم بلند کریں تو ہم لیت ولعل کے بعد منظور کرلیں گے اور فلاں فلاں مفاد آپ کو مہیا کریں گے۔ اسی اسکیم کے مطابق ہمارے ہاں آزاد کشمیر کے انتخابات کی بساط ام لٹ گئی ہے اور یہاں بھی اب لبریشنیوں کا غلبہ ہو گیا ہے۔ پھر یہ پروپیگنڈا زوروں پر ہے کہ مسئلۂ کشمیر کے غم کی چکی میں پس پس کر گھبرائے ہوئے بعض پاکستانی اور ساتھ ہی کشمیری بھی یہ کہنے لگے ہیں کہ ٹھیک تو ہے، پہلے کشمیریوں کو عام آزادی حاصل کر لینے دو، پھر دس سال بعد وہ چپکے سے ہم سے آملیں گے۔ اس سلسلے میں جناب خالد اسحٰق ایڈووکیٹ جیسے بعض ممتاز دانش وروں کا معاملہ ذرا الگ رکھ کر ہم ان دانشوران بے دانش کے میٹھے سوالوں کا جواب دیتے ہیں۔

یہ سمجھنا کہ بھارت کسی دن اچانک علیحدگیٔ کشمیر کی دستاویز پر دستخط کر کے مقررہ تاریخ کو بوریا بستر سمیٹ کر کہے گا کہ جاؤ آج سے تم آزاد ہو۔ اس طرح کی آزادیاں صرف قوت سے حاصل ہوتی ہیں، سازشوں اور ڈپلومیٹک سمجھوتوں سے نہیں۔

انڈیا گفت و شنید کی میز پر کشمیریوں (لبریشن فرنٹ کے لیڈروں) کو بٹھا کر ان کی آزادی کا فیصلہ بہ طور تمہید ضرور بیان کرے گا، لیکن پھر کہے گا کہ چند ضروری معاملات کو بھی طے کرنا ہے۔ مثلاً:

۱۔ ہم نے وادی میں ترقیاتی مقاصد سے جو خرچ اس تصور کے تحت کیا تھا کہ ریاست ہمارے ساتھ رہے گی، اب آپ اس کی ادائیگی کے لیے ہمارے ساتھ پانچ، دس سال کی قسطیں مقرر کر لیں۔

۲۔ یہاں ہماری بعض اہم تنصیبات ہیں، ان کی حفاظت اور ان میں بھارتی افسروں کی آزادانہ آمد و رفت وغیرہ کے سلسلے میں ہم آپ کو سالانہ پانچ کروڑ روپے بطور عوضانہ ادا کرتے رہیں گے۔

۳۔ یہاں سے ہم جو پانی آب پاشی اور بجلی حاصل کرنے کے لیے لے رہے ہیں، ان کا معاوضہ ہم دس کروڑ روپے سالانہ کے حساب سے ۲۰ سال تک ادا کرتے رہیں گے۔

۴۔ بھارت اور کشمیر کے درمیان سفر کرنے والوں کو ویزا کی ضرورت نہ ہوگی۔

۵۔ کشمیر کی پیداواروں اور فصلوں کو بھارت عالمی منڈی کے نرخوں کے مطابق خرید کرتا رہے گا اور اس کے مقابلے میں اپنی مصنوعات بھارت کو دیتا رہے گا۔

۶۔ باشندگانِ کشمیر میں سے ہم ہر سال ۲۵ کوالی فائیڈ افراد کو بہترین فوجی، سول، سائنسی اور صنعتی اداروں میں افسری کے موزوں عہدوں پر لیں گے اور پانچ سو افراد کو ہر سال عام دفتری یا فرموں کی ملازمتوں میں کھپا لیں گے۔

۷۔ کشمیر کی بے شمار ترقیاتی ضروریات کے لیے بھارت دس ارب روپے ۲۰ سال کے لیے آسان شرائط اور کم شرحِ سود پر قرض بھی دیتا ہے۔

۸۔ بھارت بلا کسی معاوضہ کے ایک یونیورسٹی اور چار ہسپتالوں کا نظام

جذبۂ خیر سگالی کے تحت چلائے گا۔ دس سال کے بعد یہ ادارے حکومت کشمیر کی تحویل میں دے دیئے جائیں گے۔

مساوی آزاد حیثیت کی دو حکومتوں کے اس دوستانہ معاہدے کے ہوتے ہوئے کسی بھی تیسرے رفیق کا کشمیر میں سیاسی، معاشی، سائنسی اور صنعتی طور پر حصہ لینا مدتِ معاہدہ میں بغیر اس کے ممکن نہ ہوگا کہ اس معاہدے کے دونوں فریق اس پر متفق ہوں۔

اس کے بعد امریکہ کہے گا کہ کشمیر کو جس سامانِ دفاع کی ضرورت ہے، اس کا نصف حصہ بلا معاوضہ اور نصف حصہ کم قیمت میں دیا جائے گا جس کی ادائیگی آسان اقساط میں ۱۵ سال میں ہوگی۔ نیز تیل کی تلاش یا دوسرے اداروں کو چلانے کے لیے اگر ہمارے ہاں سے ماہرین کی ضرورت ہو تو ہم پانچ سال تک مفت فراہم کریں گے۔

ادھر سے روس کے وفود آئیں گے کہ ہم اٹامک بجلی گھر پیش کرنا چاہتے ہیں۔

اسرائیل شاید کہے کہ میری طرف سے جنگی طیاروں کا ایک سکوارڈن بطور تحفہ حاضر ہے۔

اُدھر سے امریکہ دوڑا دوڑا آئے گا اور پیشکش کرے گا کہ تعلیمی، دفاعی، انتظامی، پارلیمانی، فلزاتی ماہرین سپلائی کرے گا۔

اب ذرا ہمارے دانش ورانِ سرمستِ خواب، ذہن کو بیدار کر کے اور آنکھیں کھول کر سوچیں کہ کشمیر کی آزادی کا واقعہ کس صورت میں نمودار ہوگا جبکہ چاروں طرف سے آزاد ہو جانے والے مقبوضہ کشمیر پر بولیاں لگیں گی کہ کس کا غیر مرئی سامراج آسیب بن کر کام کر سکتا ہے۔ کیا آپ بھی متذکرہ بولی دینے والوں کے ساتھ مقابلے کی بولی دے سکیں گے۔

مفاد کا ایسا طلسم اہلِ کشمیر پر طاری کیا جائے گا کہ وہ اسلام اور پاکستان اور الحاق اور دو قومی نظریے وغیرہ سب کو بھول جائیں گے۔ کیا ہم اہلِ پاکستان بجز نظریاتی حوادث کے چند غوطے کھا کر سب کچھ نہیں بھول گئے۔

خدارا سارا مسئلہ از سرِ نو سوچیے۔

کشمیر کے خلاف دوسری سازش خود متذکرہ سازشوں کے ساتھ شامل ہے کہ کشمیر کو تقسیم کر دیا جائے۔ یہ نادر خیال سپر پاور امریکہ کا ۱۹۵۰ء میں سامنے آیا تھا اور کشمیر کانفرنس نے اس پر ایسی گرفت کی کہ دوبارہ اس کا نام نہیں لیا گیا۔ اب پھر پریشان حال پاکستان اور لہولہان کشمیر کے سامنے اس سازش کو رکھا جا رہا ہے کہ جو حصہ بھارت کے پاس ہے، وہ رہے، وادی کشمیر آزاد یونٹ ہو اور موجودہ آزاد کشمیر پاکستان کے ساتھ رہے۔

بظاہر بڑی معصوم تجویز ہے اور ہر ایک کے سر سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔ مگر ایک تو مقبوضہ کشمیر کے آزاد ہونے کا عمل جس طرح ہو گا اس کی ایک جھلک آپ نے دیکھ لی۔ دوسرے اس کا سارا وبال تو پاکستان پر پڑتا ہے، جس کی وجہ سے ساری جیخ پکار ہے۔

پھر آگے یہ خطرہ موجود ہے کہ جس طرح بھارت نے مقبوضہ کشمیر کے لیے استصواب استصواب پکارتے پکارتے یکایک الحاق کا جاپ شروع کر دیا تھا۔ چند سال میں اس کا اگلا قدم یہ ہو گا کہ کشمیریوں کو وہ اکسائے گا کہ تمہاری ریاست تو گلگت تک پھیلی ہوئی ہے، اس کا مطالبہ پاکستان سے کرو۔ اور پھر کشمیریوں کے دوست کی حیثیت سے وائر پلنگ کرے گا، بلکہ اگر دفاعی اشتراک کا معاہدہ بھی ہو گیا تو وہ جنگ چھیڑ دے گا۔ جنگ اگر سیاچین پر ہو سکتی ہے تو مظفر آباد سے گلگت تک کیوں نہیں ہو سکتی۔ باہر کی اقوام بیچ میں پڑیں گی اور بھارت کے ساتھ سپر پاور زمل کر ہمارا ایک اور ٹکڑا اکٹوا دیں گی۔ اس وقت دنیا بھر کے فصائی پاکستان کے ٹکڑے کاٹنے کے درپے ہیں۔

اس فاش قسم کی دھاندلی سے بچنے کے لیے بھارت نے پاکستان اور بنگلہ دیش اور کشمیر کے ساتھ کنفڈریشن بنانے کی ایک اسکیم اچھال دی ہے۔ یعنی یہ ذرا میٹھی چھری ہے، جس سے کبوترانِ حرم بلا مزاحمت ذبح ہو سکتے ہیں۔

اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ بھارت اپنے مسلم دشمن تعصب کے آسیبی طلسم میں ہم پاکستانیوں کو پھر گرفتار کرنا چاہتا ہے اور اس تعلق کی بنا پر ہمارے ہر مسئلے میں

دخل دے گا۔ ہماری ہر وادی میں گھسے گا، ہمارے ہاں ہر شعبے میں سازشیں پھیلائے گا، کچھ تجارتی ادل بدل بڑھے گا اور کچھ ملازموں اور مزدوروں کے تبادلے ہوں گے۔ ہر چیز کی جاسوسی ہو گی۔ بھارت کا ثقافتی ریلا جو اس وقت بھی پریشان کُن ہے، آگے چل کر ایمان کو بہالے جانے والا سیلاب بن جائے گا۔ ٹیلی وژن اور فلمیں اور وڈیو فلمیں اور آڈیو کیسٹ، زندہ ناچ گانے، ماتھوں کی بیندیاں، کمروں کی ساریاں، ہندوانہ طرز کے جوڑے، دونوں ہاتھ جوڑ کر پرنام کرنے کا طریقہ، شراب اور جوئے کا شوقِ عام، بُت پرستی اور بُت تراشی کے کمالات، تھوڑی سی آتش پرستی (کم سے کم آتش بازی)، تناسخ کے فلسفے کی دلچسپیاں ــــ اور اس طرح کی صدہا بلائیں ٹوٹ پڑیں گی۔ اور سامراجیت کا منتر تو الگ ہو گا۔ پاکستان کو نکل بھاگنے کی سزا دینے پر جب دُنیا کی بدترین مشرک اور تباہ کارِ انسانیت قوم قادر ہو جائے گی تو بنگلہ دیش کی آزمائش تو اور بھی سخت ہو گی۔

اس منصوبے کا دوسرا منشا یہ ہے کہ دُنیائے اسلام کے کچھ خاص ذہنوں میں یہ تصور نقش ہے کہ کشمیر، موجودہ آزاد کشمیر، پاکستان، افغانستان، ایران، ترکی، سعودی عرب، خلیجی ریاستیں، مصر و سوڈان، الجیریا، نائیجیریا، تیونس وغیرہ کو کسی وقت ایک متحد و متحرک قوت بن جانا ہے، اسے روکا جائے۔ متذکرہ منصوبے کا خاص ہدف یہ ہے۔ مسلمانوں کی احیائی قوت کا سرچشمہ پاکستان میں بنایا گیا تھا، مگر وہ جلد ہی خس و خاشاک سے اَٹ گیا۔ اب ایسے کسی نئے آدمی کا انتظار ہے جو اس مرکزی سرچشمہ کو پھر جاری کر دے۔